بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ـ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

بروز جمعرات

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳ | ۲۱ محرم ۱۳۹۴ھ ـ ۱۴ تبلیغ ۱۳۵۳ہش ـ ۱۴ فروری ۱۹۷۴ء | نمبر ۳۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا کیلئے درد کا پیدا ہونا محض خدا تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے

دُعا کرنے والے اور کرانے والے کے درمیان تعلق ہونا چاہیئے

"ہم تو چاہتے ہیں اور خواہش رکھتے ہیں کہ تمام بنی نوع کے واسطے دِل میں سچا درد پیدا ہو جاوے مگر یہ امر اپنے ہاتھ میں نہیں، نہ اپنے واسطے، نہ عزیز و اقارب کے واسطے، نہ بیوی بچے کے واسطے۔ ایسے درد کا پیدا ہونا محض خدا تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے لیکن تعلقات کا ہونا بہت ضروری ہے۔

کہتے ہیں کہ کوئی شخص شیخ نظام الدین صاحبؒ ولی اللہ کے پاس اپنے کسی ذاتی مطلب کے لئے دعا کرانے کے واسطے گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے واسطے دُودھ چاول لے آ۔ اُس شخص کے دِل میں خیال آیا کہ عجیب ولی ہے مَیں اس کے پاس اپنا مطلب لے کر آیا ہوں تو اس نے میرے آگے اپنا ایک مطلب پیش کر دیا ہے۔ مگر وہ چلا گیا اور دُودھ چاول پکا کر لے آیا۔ جب وہ کھا چکے تو انہوں نے اس کے واسطے دعا کی اور اس کی مُشکل حل ہو گئی۔ تب حضرت نظام الدین صاحبؒ نے اس کو بتلایا کہ مَیں نے تجھ سے دُودھ چاول اِس واسطے مانگے تھے کہ جب تُو دعا کرانے کے واسطے آیا تھا تو میرے واسطے بالکل اجنبی آدمی تھا اور میرے دِل میں تیرے واسطے کوئی ہمدردی کا ذریعہ نہ تھا۔ اس لئے تیرے ساتھ ایک تعلقِ محبت پیدا کرنے کے واسطے مَیں نے یہ بات سوچی تھی۔

ایسا ہی توریت میں حضرت اسحٰقؑ کا قصہ ہے کہ اُنہوں نے اپنے بیٹے کو کہا کہ جا تُو میرے واسطے شکار لے آ اور پکا کر مجھے کھلا تا کہ مَیں تجھے برکت دوں اور تیرے واسطے دعا کروں۔ اِس قسم کے بہت سے قصّے اولیاء کے حالات میں درج ہیں۔ اور ان میں حقیقت یہی ہے کہ دعا کرنیوالے اور کرانیوالے کے درمیان تعلق ہونا چاہیئے۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۵۱)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۳ر تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۱۳ر تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ احباب آپ کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور سے بذریعہ تار یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب کی طبیعت چند روز تک افاقہ رہنے کے بعد پھر زیادہ ناساز ہو گئی ہے۔ بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت خاص توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل شفا عطا فرمائے آمین

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب کاہلوں بی۔ اے۔ بی ٹی مشرقی افریقہ میں آجکل بیمار ہیں انہیں سانس کی تکلیف ہو گئی ہے۔ احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل التبشیر۔ ربوہ)

غانا سے مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم امیر و انچارج احمدیہ مشن نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ مجلس نصرت جہاں کے پروگرام کے تحت ہمارے چوبیسویں ٹیچر مکرم رفیق احمد صاحب جندران بخیریت سالٹ پانڈ پہنچ گئے ہیں۔ اسی طرح ہمارے پچیسویں ٹیچر مکرم عبد الماجد صاحب کے متعلق سیرالیون سے اطلاع ملی ہے کہ وہ بخیریت وہاں پہنچ گئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِن دونوں کو بہترین رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

لجنہ اماء اللہ ربوہ کا جلسہ یوم مصلح موعود

۲۰ر فروری کو ۳ بجے بعد دوپہر دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں لجنہ اماء اللہ ربوہ کے زیرِ اہتمام یوم مصلح موعود کے سلسلے میں جلسہ منعقد ہوگا۔ ربوہ کی تمام بہنیں اور بچیاں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔

(صاحبزادی) ناصرہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ سے ملاقات کے متعلق
ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ بعض اہم جماعتی مصروفیات کے باعث ۲۰ر فروری ۱۹۷۴ء تک عام ملاقات نہیں ہوگی لیکن اس عرصہ میں کسی جماعتی اور انفرادی ضروری معاملہ کے لئے اتوار اور منگل کے دن ساڑھے گیارہ بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک یعنی صرف ایک گھنٹہ کے لئے ملاقات ہو سکے گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

پبلشر: مسعود احمد ـ پرنٹر: سید عبدالحی ـ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ـ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۴ر تبلیغ ۱۳۵۳ ہش

ایک مہلک اور بربادی افگن روحانی بیماری

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں مال کو فتنہ قرار دیا ہے اور اِس فتنہ سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ مال سے محبت کرنے کے نتیجہ میں نہ صرف یہ کہ بہت سی نیکیوں سے محروم رہ جاتے ہیں بلکہ اُلٹا ہوتا یہ ہے کہ وہ قسم ہا قسم کی بُرائیوں میں ملوث ہو کر اپنے آپ کو مستحقِ عذاب بنا لیتے ہیں۔

جہاں تک نیکیوں سے محرومی کا تعلق ہے ایسے لوگ اپنے مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرکے اپنے اُوپر حقیقی نیکی کا دروازہ بند کر لیتے ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ یعنی جب تک وہ چیزیں جو تمہیں از حد عزیز ہیں خدا کی راہ میں خرچ نہ کرو تم حقیقی نیکی کو پا ہی نہیں سکتے۔ جو لوگ مال کی محبت میں گرفتار ہوتے ہیں انہیں خدا کی راہ میں مال خرچ کرنا نہ صرف یہ کہ دوبھر معلوم ہوتا ہے بلکہ ایسا کرنا ان کے لئے موت سے کم نہیں ہوتا۔ مال کے ساتھ بے پناہ محبت کی وجہ سے ان کا دل تقویٰ سے خالی ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں اوّل تو انہیں نیکیاں بجا لانے کی توفیق ہی نہیں ملتی اور اگر وہ انفاق فی سبیل اللہ سے ماوراء بعض دوسری نیکیاں بجا بھی لائیں تو وہ خدا کے ہاں قبول نہیں ہوتیں بلکہ ان کے مُنہ پر مار دی جاتی ہیں کیونکہ نیکیاں قبول ہونے کی ایک لازمی شرط یہ ہے کہ تقویٰ کی رُوح کے ماتحت نیک اعمال بجا لائے جائیں جیسا کہ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ (المائدہ آیت ۲۸) سے ظاہر ہے۔ الغرض مال کے ساتھ محبت نیکیوں سے محروم کرنے کا ایک بہت بڑا سبب بن جاتی ہے۔

اِسی طرح مال کے ساتھ غایت درجہ محبت کے نتیجہ میں جہاں تک بُرائیوں میں ملوث ہونے کا تعلق ہے سو وہ اِس امر سے ہی ظاہر ہے کہ جو شخص مال کی محبت میں گرفتار ہوتا ہے اس کی خواہش اور تمام تر کوشش یہ ہوتی ہے کہ اسے زیادہ سے زیادہ مال ملے اور ملتا ہی چلا جائے۔ اپنی اِس خواہش کو پورا کرنے کی دُھن میں اس کے نزدیک حلال اور حرام کی تمیز باقی نہیں رہتی۔ وہ صرف حلال ذرائع سے ہی مال کمانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ سراسر ناجائز اور حرام طریقے سے بھی مال مل سکتا ہو تو وہ بلا جھجک اس طریقہ کو بھی اختیار کر لیتا ہے۔ اُس کا مقصود و مطلوب تو پیسہ ہوتا ہے وہ یہ نہیں دیکھتا کہ جس ذریعہ سے اسے پیسہ مل رہا ہے وہ حلال بھی ہے یا نہیں۔ ناجائز ذرائع سے مال کمانے کے نتیجہ میں دوسروں کی حق تلفی لازم آتی ہے اور اِس طرح ظلم کا دروازہ کُھلتا ہے۔ الغرض وہ قسم ہا قسم کی بُرائیوں اور معصیتوں میں مبتلا ہوتا چلا جاتا ہے۔

مال کی محبت اور اس کی بے اندازہ مضرت کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو دردناک عذاب سے خبردار کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝

(التوبہ ۳۴، ۳۵)

اور وہ لوگ جو سونے اور چاندی کو جمع رکھتے ہیں اور اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی خبر دے۔ یہ عذاب اُس دن ہوگا جبکہ (اِس جمع شدہ سونے اور چاندی) پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی اور پھر (اس سونے اور چاندی) سے ان کے ماتھوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغ لگائے جائیں گے (اور کہا جائے گا) یہ وہ چیز ہے جس کو تم اپنی جانوں کے لئے جمع کرتے تھے۔ پس جن چیزوں کو تم جمع کرتے تھے، ان کا مزہ چکھو۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک اور جگہ بھی مال کی محبت اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی بُرائیوں اور ان کے انتہائی دردناک انجام کا ذکر فرمایا ہے۔ وہ انجام اتنا دردناک ہے کہ اسے پڑھ کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝ ۙ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝ ۙ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۝ ۚ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝ ۖ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ ؕ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝ ۙ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝ ؕ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝ ۙ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝

(سورۃ الھمزۃ آیات ۲ تا ۱۰)

ہر غیبت کرنے والے اور عیب چینی کرنے والے کے لئے عذاب (ہی عذاب) ہے (اور عذاب اُس شخص کے لئے ہے) جو مال کو جمع کرتا ہے اور اُس کو شمار کرتا رہتا ہے۔ وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس (کے نام) کو باقی رکھے گا۔ ہرگز ایسا نہیں (بلکہ) وہ یقیناً (اپنے مال سمیت) حطمہ میں پھینکا جائے گا۔ اور (اے مخاطب) تجھے کیا معلوم ہے کہ یہ حطمہ کیا شئے ہے؟ یہ (حطمہ) اللہ کی خوب بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو دلوں کے اندر تک جا پہنچے گی۔ پھر وہ آگ سب طرف سے بند کر دی جائے گی تاکہ اس کی گرمی انکو اَور بھی زیادہ تکلیف دہ محسوس ہو (کیونکہ بند بھٹی کی آگ بہت ہی تیز ہو جاتی ہے) اور وہ لوگ اُس وقت لمبے ستونوں کے ساتھ بندھے ہوئے ہوں گے۔

مال کی محبت اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی بُرائیوں کے اِس عبرتناک انجام کی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حرص سے بچنے کی بطور خاص تاکید فرمائی ہے اور یہاں تک فرمایا ہے کہ:۔

اِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ فَاِنَّهٗ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَمَرَهُمْ بِالْقَطِيْعَةِ فَقَطَعُوْا وَبِالْبُخْلِ فَبَخِلُوْا وَبِالْفُجُوْرِ فَفَجَرُوْا:۔

(مسند احمد ۱۹۵/۲)

یعنی مال کی حرص سے بچو کیونکہ حرصِ مال نے ہی پہلوں کو تباہ کیا۔ اس نے انہیں قطع رحمی پر آمادہ کیا اِس لئے انہوں نے اپنوں سے قطع تعلق کر لیا، اسی نے انہیں بخل پر آمادہ کیا اور وہ بخیل بن گئے اور اسی نے انہیں نافرمانی پر آمادہ کیا اور وہ (خدا) کے نافرمان بن گئے۔

پس یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ مال کی محبت ایک نہایت ہی خطرناک بیماری ہے۔ جب یہ کسی قوم میں پھیل جائے تو اسے ہلاک کرکے رکھ دیتی ہے، اپنے ہی اس کی نگاہ میں بیگانے بن جاتے ہیں، پھوٹ ان میں در آتی ہے، وہ انتہائی خسیس اور بخیل بن جاتے ہیں، اور خدائی احکام کی نافرمانی انکا شیوہ بن جاتا ہے، وہ دُنیا میں بھی ذلیل ہوتے ہیں اور آخرت میں بھی دردناک عذاب ان پر مسلّط ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

اللہ تعالیٰ نے اِس مُہلک اور بربادی افگن روحانی بیماری کا علاج اور اِس کا تریاق انفاق فی سبیل اللہ کو قرار دیا ہے اور اِسی لئے حقیقی مومنوں کی ایک بنیادی خصوصیت یہ بیان فرمائی ہے کہ

لَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۗ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (الحشر آیت ۱۰) یعنی وہ اُس مال کی جو انہیں دیا جائے کوئی خواہش نہیں رکھتے اور اُسی مال کو خرچ کرنے میں دوسروں کو اپنے نفسوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ اور جن لوگوں کو مال کی طمع اور حرص نیز نفس کے بخل سے محفوظ رکھا جائے وہی کامیاب و بامراد ہوتے ہیں۔

الغرض مال کی طمع و حرص، مال سے محبت اور نفس کا بخل ایک انتہائی مہلک اور بربادی افگن روحانی بیماری ہے اور اِس کا علاج یا تریاق صرف اور صرف انفاق فی سبیل اللہ ہے اور مومن کا فرض یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اِس تریاق کو زیر استعمال رکھ کر اِس مہلک اور بربادی افگن بیماری کو اپنے قریب نہ آنے دے اور اِسی طرح اِس کی ہلاکت آفرینی سے محفوظ رہے۔

دُعائے مغفرت

مکرم سید خالق رضا صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشہور صحابی حضرت حکیم عبید اللہ صاحب بسملؓ کے صاحبزادے تھے، ۷ر فروری ۱۹۷۴ء کی رات کو ۱/۲ ۹ بجے دارالضیافت میں وفات پا گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۸ر فروری ۱۹۷۴ء کو بعد نماز عصر ازراہِ شفقت ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ تدفین کے بعد مکرم صوفی غدا بخش صاحب عبد زیروی نے قبر پر دعا کروائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ (سید محمد رضا بسمل معلم وقفِ جدید ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۳ ... ۱۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشاراتُ القرآن بکشائف البیان فی انباء امام الزمان

حالاتِ حاضرہ کی روشنی میں سورۂ کہف پر ایک نظر

(محترم مولانا عبداللطیف صاحب فاضل بہاولپوری۔ ربوہ)

(۳)

تیرھویں۱۳ پیشگوئی:

سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ...... قُلْ رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ۔

پیشگوئی کے لحاظ سے اس آیت کے سمجھنے میں مجھے عرصہ تک عقدہ رہا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے القائی رنگ میں اس کا انکشاف فرما کر میرا انشراح صدر فرمایا۔ (فالحمد للہ علیٰ ذالک) پس پیشگوئی کے لحاظ سے اس کی تفصیل بھی سن لیجئے۔ جب اس شہر کفر والحاد کے مرکز (لندن) میں مسجد بنانے کا عزم ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کی سنگ بنیاد خلیفۂ وقت کے ہاتھوں سے رکھوانے کی ایک مبارک تقریب بھی غیب سے پیدا کر دی اور وہ یوں کہ ۱۹۲۴ء میں ویمبلے مذاہب عالم کانفرنس لندن میں منعقد ہونی قرار پائی اور اس میں اسلام پر مضمون سنانے کے لئے کمیٹی کے نائب ڈاکٹر سر تھامس ڈبلیو آرنلڈ اور پروفیسر مارگولیتھ اور انگلستان کے سربرآوردہ مستشرقین کی طرف سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دعوت نامہ پہنچا۔ اس سے قبل حضور کو بھی اس مبارک سفر کے لئے کئی ایک رؤیا ہو چکے تھے۔ چنانچہ ایک رؤیا میں آپ نے دیکھا کہ آپ لندن میں ہیں اور ایک جلسہ میں شامل ہیں۔ مسٹر لائڈ جارج (سابق برطانوی وزیر اعظم) اس جلسہ میں تقریر کر رہے ہیں کہ یکدم ان کی حالت بدل گئی اور انھوں نے دہشت زدہ ہو کر کہا۔ مجھے ابھی خبر آئی ہے کہ "مرزا محمود امام جماعت احمدیہ کی فوجیں عیسائی لشکروں کو دباتی چلی آتی ہیں اور مسیحی لشکر شکست کھا رہا ہے۔"

دوسری رؤیا میں (جو کانفرنس کی تحریک سے دو تین ماہ پہلے کی تھی) آپ نے دیکھا۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"میں انگلستان کے ساحل سمندر پر کھڑا ہوں جس طرح کہ کوئی شخص تازہ وارد ہوتا ہے اور میرا لباس جنگی ہے میں ایک جرنیل کی حیثیت میں ہوں ...... اس وقت میں یہ خیال کرتا ہوں کہ کوئی جنگ ہوئی ہے اور اس میں مجھے فتح ہوئی ہے اور میں اس کے بعد میدان کو ایک ماہر جرنیل کی طرح اس نظر سے دیکھ رہا ہوں کہ اب مجھے اس فتح سے زیادہ سے زیادہ فائدہ کس طرح حاصل کرنا چاہیئے ...... اتنے میں آواز آئی

"William the conqueror"

(ولیم دی کنکرر) یعنی ولیم فاتح۔"

(الفضل ۲۴ جون ۱۹۲۴ء صفحہ ۵)

چنانچہ ۲۳ ستمبر ۱۹۲۴ء کو کانفرنس میں حضور کا وہ معرکۃ الآراء مضمون پڑھا گیا جس نے یورپ میں اسلام کی روحانی فتح کی بنیاد رکھ دی۔ اور آخر میں پریذیڈنٹ سر تھیوڈور ماریسن نے آپ کا شکریہ ادا کیا اور لوگوں نے محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو جنہوں نے مضمون پڑھا مبارکباد دی۔ اس کے بعد وہ سنہری موقعہ پیش آیا جس کے متعلق قرآن مجید میں چودہ سو سال پہلے سے پیشگوئی کی گئی تھی۔ چنانچہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو حضور نے اپنے دستِ مبارک سے ساؤتھ فیلڈز لندن میں مسجد فضل کی بنیاد رکھی اور اس موقع پر جبکہ مختلف قوموں اور متعدد مذاہب کے نمائندہ اشخاص موجود تھے۔ ان کی موجودگی میں مسجد کے محراب پر جھنڈا لہرایا گیا۔ تفصیلی حالات کے لئے دیکھئے۔ تاریخ احمدیت حصہ پنجم باب پنجم واقعات ۱۹۲۴ء

خلیفہ وقت کے اس مبارک تاریخی سفر میں حضور کے ہمراہ جانے والوں کی تعداد کے متعلق جب اراکین صدر انجمن احمدیہ کی آراء کا جائزہ لینے کا وقت آیا ہوگا۔ تو اس بارہ میں ان کی تعداد کے متعلق مختلف اندازے ہونے لگے ہوں گے جن کی طرف آیت میں اشارہ ہے مگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں جو پہلے سے مقدر ہو چکی تھی اس کا علم کسی کو نہیں تھا۔

مَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ۔ سوائے اس ایک مقدس نفس (خلیفۂ وقت) کے جس کے دل میں وحی خفی سے انتخاب کا حل ڈالا گیا۔ حضور نے گیارہ اشخاص کا انتخاب فرمایا۔ جن میں ایک وہ شخص بھی تھا جس نے کسی وقت آسمانی نعمت سے گر کر زمینی بن جانا تھا۔ ان گیارہ افراد کے علاوہ مصلحت الٰہی کی رو سے ایک اور بارھویں شخص کا بھی حضور کے ہمراہ جانا مقدر تھا تا وہ آسمانی فیصلہ جس کا نظارہ لندن میں ایک انگریز کو رؤیا میں کرایا گیا تھا کہ:۔

"مسیح بارہ حواریوں کے ہمراہ
شہر لندن میں آیا ہے۔"

(الفضل ۲۵ نومبر ۱۹۲۴ء صفحہ ۵)

اس کا نفاذ زمین پر بھی ہو۔ جانتے ہو وہ بارھواں شخص کون تھا وہ چوہدری علی محمد صاحب متوطن گوکھووال ضلع لائلپور تھا۔ جس نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ میں اپنے ذاتی خرچ پر حضور کے ہمراہ جاؤں گا۔ تا سفر میں حضور کی خدمتگزاری کا شرف حاصل کر سکوں۔ حضور نے اجازت دے دی۔ ان حواریان مسیح کا قافلہ جب لندن میں پہنچا تو باقاعدہ ایک تنظیم کے ماتحت سب ایک ہی یونیفارم میں تھے ان سب کی پگڑیاں سبز تھیں۔ اسی تنظیم کے تحت جب انھیں بازاروں میں جانا ہوتا تو لوگ دیکھ کر تعجب میں پڑتے ہوں گے اس انگریز کے خواب کا چرچا حضور کی تشریف آوری سے پہلے پھیل چکا تھا۔ کسی نے اس انگریز کو بھی جا کر خبر دی کہ تیرا خواب پوری ہو چکی اور جب وہ حضور کی خدمت میں آیا تو اس نے اپنی آنکھوں سے خواب والے نظارہ کا مشاہدہ کر لیا۔ (تفصیل کیلئے دیکھئے الفضل کا پرچہ مذکورہ)

مجھے یاد ہے کہ انہی دنوں ۱۹۲۴ء میں جبکہ حضور سفر لندن کی تیاری میں تھے۔ ایک غیر احمدی شخص نے بھی خواب دیکھی تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یورپ کے سفر کی تیاری کر رہے ہیں کسی نے پوچھا حضور کس لئے سفر کی تیاری ہے فرمایا۔ علاج کے لئے۔ یہ خواب رسالہ "صوفی" میں شائع ہوئی جو پنڈی بہاؤالدین سے نکلا کرتا تھا۔ میں ان دنوں غیر احمدی تھا اور یہ رسالہ منگواتا تھا۔ اس خواب کا چرچا بعض رسائل اور اخبارات میں بھی ہوا اور لوگ اپنی اپنی ذہنیتوں کے مطابق اس خواب کی تعبیر کرنے لگے کسی نے یہ کہی کہ اس میں یہ ہدایت ہے کہ اب ہمیں مغربی تہذیب کی تقلید کرنی چاہیئے اور انگریزی تعلیم میں جدوجہد کی جائے۔ گویا انھوں نے یہ سمجھا کہ حضرت عمرؓ خود بیمار ہیں اور اپنا علاج کرانے کے لئے یورپ جا رہے ہیں۔

"ہر چہ گیرد علتی علت شود
کفر گیرد کاملے ملت شود"

ان نااہلوں کو یہ پتہ نہیں تھا کہ ان دنوں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مثیل فضل عمر بشیر الدین محمود احمد (رضی اللہ عنہ) روحانی محکمہ کا سول سرجن خود یورپ میں ملت بیمار کا علاج کرنے جا رہا ہے۔ یہ انکشاف اس کے متعلق تھا جس کو حقیقت ناشناس سمجھ نہ سکے۔ میں نے ۱۹۲۷ء میں بیعت کی تھی گویا میری روحانی پیدائش سے بھی یہ واقعہ تین سال پہلے کا ہے۔

فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِمْ مِنْهُمْ أَحَدًا

میں اشارہ ہے کہ اس سفر کے متعلق بعض طبائع میں بے چینی پیدا ہوگی۔ اعتراض ہوں گے۔ خلیفۂ وقت کا اپنی جماعت سے الگ ہو کر اتنی دور جانا بعض کو ناگوار گزرے گا۔ ارشاد الٰہی ہے کہ خلیفۂ وقت کو چاہیئے کہ وہ اس بارہ میں ان سے زیادہ جھگڑے نہیں اور نہ ہی ان سے فتویٰ لینے کی حاجت ہے یہ سفر مبارک ہے۔ اس سفر کے ساتھ مستقبل کی بعض تقدیریں وابستہ ہیں جس کا قبل از وقت اظہار نہ کرنا مگر اس وقت جبکہ خدائی مشیت اجازت دے فرمایا:۔ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ۔ ہاں اگر کبھی بھول چوک ہو جائے تو ذکر الٰہی کیجئے۔ وَاذْكُرْ رَبَّكَ إِذَا نَسِيتَ۔ اور جماعت کو تسلی دیتے ہوئے یہ بشارت سنائیے کہ میرا رب مجھے ضرور کامیاب کرے گا۔ اور ان قوموں کی ہدایت پانے کے لئے مجھے ایسی سکیمیں سمجھا دے گا جن کی رو سے ہمارا مقصد رشد و ہدایت قریب تر زمانہ میں سرانجام پا سکے گا۔ فرمایا۔ وَقُلْ عَسَىٰ أَنْ يَهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا۔ چنانچہ حضور نے اس مبارک سفر کے متعلق جماعت کو آگاہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میرے نزدیک جن اغراض کے لئے اس سفر کی ضرورت ہے ان میں سے ایک تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رؤیا کو پورا کرنا ہے کہ آپ کا کوئی جانشین ان علاقوں میں جائے۔ دوسرے یہ بھی ضرورت اس کی داعی ہے کہ ہماری جماعت کا کام ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کرنا ہے اور چونکہ ساری دنیا کو اسلام کے حلقہ میں لانا ہمارا فرض ہے اس لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے متعلق ہم ایک مکمل نظام تجویز کریں تا ہم دیانتداری سے یقین کر سکیں کہ یہ ہماری غرض کو پورا کر دے گا۔ اور جو فرض ہم پر ہے وہ اس سے پورا ہو جائے گا...... پس مغربی ممالک میں تبلیغ کے کام کو اگر ہم نے جاری رکھنا ہے تو ضروری ہے کہ خود خلیفۂ وقت ان علاقوں میں جا کر ان کی مشکلات کو دیکھے اور وہاں کے ہر طبقہ کے لوگوں سے مشورہ کر کے ایک سکیم تجویز کرے جس پر چلنے کے لئے سب مبلغین کو مجبور کیا جائے ...... پس ان ضروریات کو مدنظر رکھ کر میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مذہبی کانفرنس کی تحریک کو ایک خدائی تحریک سمجھ کر اس وقت باوجود مشکلات کے اس سفر کو اختیار کروں۔"

(الفضل ۲۴ جون ۱۹۲۴ء صفحہ ۶)

چودھویں پیشگوئی:

"وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا"

ثلث مائۃ سنین کا عام طور پر جو ترجمہ کیا جاتا ہے۔ تین سو سال۔ اس میں تساہل ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوا رسمہ سے زائد عدد کی تمیز مفرد ہوتی ہے۔ دوسرا یہ کہ جمع ہے۔ نیز مائۃ میں تنوین ہے اور تنوین اسم تام کی علامت ہے۔ اسم تام تمیز کا محتاج نہیں رہتا۔ پس سنین کو مائۃ کی تمیز نہ سمجھئے بلکہ یہ ثلاث مائۃ کا بدل ہے۔ چنانچہ ائمہ لغت ونحو ابوالبقاء اور ابن الحاجب کا بھی یہی مسلک ہے اور علامہ زمخشری نے اس کو عطف بیان قرار دیا ہے:۔

"قال ابوالبقاء وابن الحاجب
ھو منصوب علی البدلیۃ
من ثلاث مائۃ وقال
الزمخشری انہ عطف
بیان لثلثمائۃ۔"

(روح المعانی)

پس اس کی رو سے مطلب یہ ہوا کہ ثلث مائۃ سے وہ مدت مراد لی جائے جس کا مجموعہ سنین ہو، قرون نہ ہو۔ اور یہ مدت قمری دور کی سمجھئے یعنی تین سو ماہ جن کے پچیس سال بنتے ہیں۔ بزرگان سلف۔ ارباب کشوف میں سے حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

"ثلثمائۃ سنین من التی
تبتنی علی دور القمر
فتکون کل سنۃ شھرا
ومجموعھا خمسۃ و
عشرون سنۃ...... لم
یقل ثلثمائۃ سنۃ وتسعا"

(تفسیر ابن عربیؒ)

اس نکتہ کو ملحوظ رکھ کر اب پیشگوئی پر نگاہ ڈالئے۔ اس میں اشارہ ہے کہ اصحاب الکہف کا حضرت مہدی موعود کی صحبت میں رہنے کا زمانہ چودھویں صدی میں سے پچیس سال اور نو ماہ کا ہوگا۔ اسی چودھویں صدی سے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا ایک نیا مبارک دور عہد جدید شروع ہو جائے گا کیونکہ اسی میں اسلام کا بدر کامل طلوع ہوگیا۔ اور امت اسلامیہ کے لئے یہ بہت ہی برکتوں کا زمانہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "غلام احمد قادیانی" جس کے اعداد ۱۳۰۰ ہیں۔ میں بھی اسی طرف اشارہ ہے کہ اب مسیح محمدی کا نیا دور "دور خسروی" شروع ہو چکا ہے۔ جس کے متعلق ایک دوسرے الہام میں بشارت دی گئی تھی۔ کہ

"چوں دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند"

(تذکرہ صفحہ ۶۰۱)

اب اس سنہری دور میں مسلمانوں کی عزت و عروج اور ترقی و اقبال کے لئے غیب سے بہت سے سامان مقدر ہیں جس کی بشارت ایک اور الہام میں یوں دی گئی ہے

"بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید
و پائے محمدیاں برمنار بلند تر
محکم افتاد" (تذکرہ صفحہ ۹۹)

تبصرہ: ائمہ اہل بیت میں سے حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس آیۃ

"لبثوا فی کھفھم ثلث
مائۃ سنین"

کو اصحاب امام مہدیؑ کے متعلق پیشگوئی قرار دیا ہے۔ (دیکھئے بحارالانوار صفحہ ۱۲۷/۱۳)

نیز آیت میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سن وفات کا بھی پتہ مل گیا۔ فقد صدق اللہ تعالیٰ

"وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي
الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ
إِلَّا فِي كِتَابٍ۔"

(نمل آیت ۷۶)

ازالہ شبہات:۔

یہاں دو ایک شبہے پیدا ہوتے ہیں جن کا ازالہ بھی ضروری ہے۔

پہلا شبہ:۔ یہ کہنا درست نہیں کہ اصحاب الکہف کا حضور کی معیت میں رہنے کا زمانہ چودھویں صدی سے پچیس سال اور نو ماہ کا ہے۔ کیونکہ حضور کا وصال ماہ ربیع الثانی میں ہوا اور سال محرم سے شروع ہوتا ہے۔ لہٰذا محرم سے ربیع الثانی تک چار ماہ ہوئے نہ کہ نو ماہ۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر سال کی ابتداء محرم سے شمار کی جائے جیسا کہ عام دستور ہے تب تو بیشک اعتراض وارد ہوتا ہے۔ مگر روحانی نظام کے اجراء کے لئے جو دور چلتے ہیں ان کی ابتداء ماہ رمضان سے ہوتی ہے۔ جس کی طرف عارف اسرار روحانیات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام نے توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

"اعلم ان اللہ تبارک
وتعالیٰ اسس نظام
الدین من رمضان
فانہ انزل فیہ القرآن
.... (و) ان اللہ لا
یتوجہ الی اعانۃ النظام
فی آخر ایام الظلام
الا فی ذالک الشھر المبارک
للاسلام۔"

(ترجمہ) خدا تعالیٰ نے دین کا نظام رمضان سے ہی باندھا ہے کیونکہ اس نے اسی میں قرآن اتارا ہے (اور) خدا تعالیٰ اعانت نظام کے لئے تاریکی کی انتہا کے وقت صرف رمضان میں ہی توجہ فرماتا ہے۔"

(نور الحق حصہ دوم صفحہ ۵۱)

دوسرا شبہ:۔ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سب سے پہلے جو جماعت سے بیعت لی وہ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء مطابق ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ میں لی گئی۔ اور اس کی رو سے حلقہ بیعت میں داخل ہو کر دربار مہدی میں حاضر رہنے والوں کا زمانہ انیس سال چند ماہ بنتا ہے۔ نہ کہ پچیس سال۔ سو اس کا جواب بھی سن لیجئے۔ بیشک ظاہری طور پر تو بیعت ۱۸۸۹ء میں ہوئی مگر روحانی طور پر مخلصین کی بیعت یعنی حضور سے دلی عقیدت اور وابستگی اس سے بہت عرصہ پہلے ہو چکی تھی جبکہ براہین احمدیہ کی اشاعت ۱۸۸۰ء میں ہوئی۔ چنانچہ صوفیائے کرام میں سے حضرت صوفی احمد جان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ہے کہ جب آپ کو پہلی مرتبہ براہین احمدیہ کی زیارت نصیب ہوئی تو فراست ربانی کے نور سے منور ہو کر فوراً ہی پکار اٹھے:۔

"سب مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے"

اور اس کے بعد آپ کی کیفیت یہ تھی کہ جب آپ کے پاس کوئی مرید ہونے کو آتا تو آپ فرماتے:۔

"سورج نکل آیا ہے۔ اب
تاروں کی ضرورت نہیں۔ جاؤ
حضرت صاحب کی بیعت کرو۔"

(دیکھئے تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ ۲۴۹)

چنانچہ ۱۸۸۳ء میں مخلصین کے قلوب میں بڑے زور سے یہ تحریک شروع ہوئی کہ حضرت اقدسؑ ان سے بیعت لیں۔ پھر ان میں سے جب کوئی حضورؑ کی خدمت میں بیعت کے لئے عرض کرتا تو حضرت اقدس ہمیشہ یہ جواب دیتے کہ:۔

"لست بمامور"

یعنی میں مامور نہیں ہوں۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ نے میر عباس علی صاحب کے ذریعہ سے مولانا عبدالقادر صاحب رضؓ کو صاف صاف لکھا کہ:۔

"اس عاجز کی فطرت پر توحید
اور تفویض الی اللہ غالب ہے
اور...... چونکہ بیعت کے
بارے میں اب تک خداوند کریم
کی طرف سے کچھ علم نہیں اس
لئے تکلف کی راہ میں قدم رکھنا
جائز نہیں۔ لعل اللہ یحدث
بعد ذالک امرا"

(حیات احمد حصہ دوم نمبر دوم صفحہ ۱۳-۱۴)

آخر رجب ۱۳۰۶ھ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بیعت لینے کا ارشاد ہوا تو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ سے بیعت کا اعلان عام فرمایا اور پھر ۴ مارچ ۱۸۸۹ء کو ایک اور اشتہار میں بیعت کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے ارقام فرمایا کہ بیعت کرنے والے ۲۰ مارچ کے بعد لدھیانہ پہنچ جائیں۔ چنانچہ ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ مطابق ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ میں حضرت منشی احمد جان صاحب رضی اللہ عنہ کے مکان میں بیعت کا آغاز ہوا۔ بیعت سے بہت عرصہ پہلے ۱۸۸۳ء میں حضورؑ کو اپنے ان مخلص دوستوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارتیں مل گئی تھیں کہ وہ انہیں بہت برکتیں دے گا اور ان کو دوسروں پر غلبہ بخشے گا۔ چنانچہ حضورؑ اپنے ایک مکتوب بنام میر عباس علی شاہ کو یہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اور یہ آیت کہ جاعل الذین
اتبعوک فوق الذین
کفروا الی یوم القیامۃ
بار بار الہام ہوئی اور اس قدر متواتر ہوئی کہ جس کا شمار خدا ہی کو معلوم ہے اور اس قدر زور سے ہوئی کہ میخ فولادی کی طرح دل کے اندر داخل ہو گئی۔ اس سے یقیناً معلوم ہوا کہ خداوند کریم ان سب دوستوں کو جو اس عاجز کے طریق پر قدم ماریں۔ بہت سی برکتیں دے گا۔ اور ان کو دوسرے طریقوں کے لوگوں پر غلبہ بخشے گا اور یہ غلبہ قیامت تک رہے گا اور اس عاجز کے بعد کوئی مقبول ایسا آنے والا نہیں کہ جو اس طریق کے مخالف قدم مارے اور جو مخالف قدم مارے گا اس کو خدا تباہ کرے گا اور اس کے سلسلہ کو پائیداری نہیں ہوگی۔ یہ خدا کی طرف سے وعدہ ہے جو ہرگز تخلف نہیں کرے گا۔"

(مکتوب ۱۳ جون ۱۸۸۳ء بنام عباس علی شاہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) جامعہ احمدیہ کے عنقریب امتحان ہو رہے ہیں۔ دوست دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو کامیاب فرمائے

(رستم علی شاد۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

(۲) خاکسار کی پھوپھی محترمہ اے نذیر ملک صاحبہ (لیڈی ہیلتھ وزیٹر کوٹ ادو۔ راولپنڈی) میں سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی کامل و عاجل صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

(رشید الدین انور معتمد مجلس خدام الاحمدیہ اوکاڑہ)

(۳) محترم میاں بشیر احمد صاحب احمدی زرگر چنیوٹ سے اپنے اکلوتے بیٹے عزیز منور احمد کے امتحان الف اے میں کامیابی پر ۵/- روپے چندہ مساجد بیرون ادا فرماتے ہوئے قارئین "الفضل" سے ملتجی ہیں کہ وہ ان کے بچہ کے لئے صحت و مزید کامیابیوں کے لئے دعا کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۱۰)

مسل ۲۱۵۱۸ میں ثریا بیگم محمود زوجہ چوہدری محمود احمد صاحب قوم میر کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن لطیف آباد ضلع حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰۰ روپے (۲) زیور طلائی دو تولہ مالیت ۸۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ ثریا محمود اہلیہ محمود احمد صاحب C.92 یونٹ ۶ لطیف آباد حیدر آباد سندھ۔ گواہ شد: محمد اکرم خان ولد محمد خان صاحب صدر موصیان حیدر آباد سندھ گواہ شد: محمد صادق ولد غلام محی الدین صاحب C-192 یونٹ ۶ لطیف آباد۔ حیدر آباد سندھ

مسل ۲۱۵۱۹ میں ام البشارتی اہلیہ شعیب احمد قریشی قوم گگے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن لطیف آباد ضلع حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰ روپے (۲) زیور طلائی وزنی ۲ تولہ مالیت ۸۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے الامۃ:۔ ام البشارتی اہلیہ شعیب احمد قریشی پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ حیدر آباد سندھ۔ گواہ شد: شعیب احمد قریشی ولد محمد شفیع اسلم C-191/7 لطیف آباد۔ حیدر آباد۔ گواہ شد: محمد اکرم خان ولد محمد خان صاحب لطیف آباد ضلع حیدر آباد سندھ۔

مسل ۲۱۵۲۰ میں خدیجہ بیگم زوجہ عبد الرحیم خان صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لطیف آباد ضلع حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۱۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔
(۱) حق مہر وصول شدہ ۔ ۳۰۰ روپے
(۲) زیور طلائی وزنی ۱/۲ تولہ مالیت ۲۰۰ روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ خدیجہ بیگم اہلیہ عبد الرحیم خان صاحب لیبارٹری انچارج انڈس ڈائینگ اینڈ بلیچنگ کمپنی حیدر آباد سندھ۔ گواہ شد:۔ محمد اکرم ولد محمد خان صاحب صدر موصیان حیدر آباد سندھ گواہ شد ظفر احمد ولد عبد الرحیم خان صاحب C-184/D یونٹ ۶ لطیف آباد۔ حیدر آباد سندھ

مسل ۲۱۵۲۱ میں زرینہ بیگم زوجہ شیخ فیض اللہ صاحب۔ قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ضلع حیدر آباد سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے
(۱) حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰۰ روپے
(۲) زیور طلائی وزنی ۶ تولہ مالیت ۲۴۰۰ روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ زرینہ بیگم اہلیہ شیخ فیض اللہ صاحب بجپت روڈ مکان ۴۵۲ F/45 حیدر آباد سندھ۔ گواہ شد:۔ محمد اکرم خان ولد محمد خان صدر موصیان حیدر آباد سندھ۔ گواہ شد:۔ فیض اللہ ولد چوہدری نعمت اللہ خان صاحب حیدر آباد سندھ۔

مسل ۲۱۵۲۲ میں ناصرہ صدیقہ زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب خادم قوم جٹ (چیٹھہ) پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاکھا روڈ ضلع نوابشاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔
۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۶۰۰ روپے
(۲) زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیت ۴۰۰ روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے سالانہ جیب خرچ آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ ناصرہ صدیقہ زوجہ چوہدری نذیر احمد خادم جٹ (چیٹھہ) لاکھا روڈ ضلع نوابشاہ سندھ۔ گواہ شد:۔ نذیر احمد خادم خاوند موصیہ ضلع نوابشاہ سندھ۔ گواہ شد۔ عبد الرحیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ رحیم آباد لاکھا روڈ ضلع نوابشاہ سندھ۔

مسل ۲۱۵۲۳ میں زینب بی بی زوجہ چوہدری سراج دین صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۰ اگست ۱۹۰۷ء ساکن لکھن پورہ لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۱/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) زیور طلائی وزنی ۱ تولہ ۲ ماشہ ۶ رتی مالیت ۵۲۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰ روپے ماہوار بطور جیب خرچ آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ زینب بی بی زوجہ چوہدری سراج دین مکان نمبر ۷ محمدیہ سٹریٹ لکھن پورہ۔ نزد چاہ میراں لاہور۔ گواہ شد:۔ سلطان علی سیکرٹری تعلیم حلقہ سلطان پورہ لاہور۔ گواہ شد:۔ چوہدری بشیر احمد صدر حلقہ سلطان پورہ لاہور

مسل ۲۱۵۲۴ میں حافظ امیر حسین ولد منور حسین صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال بیعت ۱۹ فروری ۱۹۷۱ء ساکن اسلام آباد ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۶۵ روپے ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:۔ امیر حسین بقلم خود 627-E ۲/۱۶ اسلام آباد ضلع راولپنڈی۔ گواہ شد:۔ عبد الحق ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد۔ گواہ شد:۔ شریف احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اسلام آباد

مسل ۲۱۵۲۵ میں بشریٰ بیگم زوجہ چوہدری مظفر احمد صاحب قوم جٹ گوندل پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ احمدیہ ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
(۱) حق مہر بذمہ خاوند = ۱۰۰۰ روپے
(۲) زیور طلائی وزنی ۴ تولہ مالیت ۱۸۰۰ روپے
(۳) ایک راس بھینس قیمتی = ۱۰۰۰ روپے
(۴) دو راس بکریاں قیمت اندازاً ۳۵۰ روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ بشریٰ بیگم اہلیہ مظفر احمد جٹ گوندل گوٹھ احمدیہ ڈاکخانہ بھٹورو ضلع تھرپارکر سندھ۔ گواہ شد: ظفر احمد ولد بشیر احمد صاحب مرحوم گوٹھ احمدیہ ضلع تھرپارکر گواہ شد:۔ شریف احمد ولد چوہدری علی محمد صاحب مرحوم

مسل ۲۱۵۲۶ میں نسیم بیگم زوجہ منظور احمد صاحب باجوہ قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 30/11-L ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
(۱) حق مہر بذمہ خاوند = ۳۲/۲۵ روپے
(۲) نقد = ۲۰۰۰ روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ نسیم بیگم زوجہ منظور احمد باجوہ 30/11-L ضلع ساہیوال۔ گواہ شد:۔ منظور احمد خاوند موصیہ 30/11-L ضلع ساہیوال۔ گواہ شد:۔ نذیر احمد ولد چوہدری عبد الرحمن صاحب 30/11-L ضلع ساہیوال۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان برائے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

(از یکم ہجرت ۱۳۵۳ھش / مئی ۱۹۷۴ء تا ۳۰ر شہادت ۱۳۵۶ھش / اپریل ۱۹۷۷ء)

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰/۴/۷۴ کو ختم ہو رہی ہے آئندہ تین سالوں (۱/۵/۷۴ تا ۳۰/۴/۷۷) کے لئے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخاب جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں جس کے لئے ۱۵/۳/۷۴ تک کی میعاد مقرر کی جاتی ہے اس میعاد کے اندر اندر تمام عہدیداران کے انتخاب ہو کر نظارت علیا میں پہنچ جانے چاہئیں تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت منظوری دی جاسکے۔

ضروری وضاحت

بعض جماعتیں یہ لکھ دیتی ہیں کہ ہماری جماعت کے سابقہ عہدیداران ہی رہنے دئے جائیں۔ یہ طریق درست نہیں۔ تمام عہدیداران کے از سرِ نو انتخاب ہونے چاہئیں۔ جن عہدوں پر ۳۰/۴/۷۴ تک کے لئے اب منظوریاں دی جا رہی ہیں ان عہدوں پر آئندہ میعاد میں تقرر کے لئے بھی نیا انتخاب ہونا ضروری ہے۔ انتخابات کی رپورٹیں نظارتِ علیا صدر انجمن احمدیہ میں آنی چاہئیں۔ بعض جماعتیں یہ رپورٹیں دوسری نظارتوں یا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیتی ہیں ایسا نہیں ہونا چاہئیے کیونکہ اِس طرح انتخاب پر کارروائی بروقت نہیں ہو سکتی اور منظوری بھجوانے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

ایسے احباب جو موصی ہوں اور کسی عہدہ کے لئے منتخب ہوں ان کے نام کے ساتھ موصی اور ان کا وصیت نمبر ضرور درج کیا جائے تاکہ ان کے بقایا وصیت کے متعلق تحقیق کرنے میں دقت نہ ہو اور ان کی منظوری بھجوانے میں تاخیر نہ ہو۔ جو منتخب شدہ عہدیداران غیر موصی ہوں ان کے متعلق مقامی سیکرٹری مال کی طرف سے یہ تصدیقی رپورٹ انتخابی رپورٹ کے ساتھ ضرور شامل ہونی چاہئیے کہ وہ بقایا دار نہیں ہیں۔

ضروری ہدایات

(۱) یہ امر خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے کہ مطابق فیصلہ مجلس مشاورت ۱۳۴۹ہش موجودہ سہ سالہ انتخاب عہدیداران میں کوئی ایسا دوست جو قرآن کریم ناظرہ نہ جانتا ہو عہدیدار منتخب نہیں ہو سکے گا۔ لہٰذا انتخابی رپورٹ پر انتخاب کروانے والا دوست تصدیق کرے کہ جملہ منتخب شدہ عہدیداران قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں۔

(۲) جملہ امراء مقامی، صدر صاحبان اِس امر کا خاص خیال رکھیں کہ انتخاب عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ (یا مجلس انتخاب) کا صدر ایسے دوست کو نامزد کیا جائے جس کا نام امراء مقامی یا صدر مقامی کے عہدہ کے لئے پیش نہ ہو سکتا ہو۔ بہتر ہو گا کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان و معلمینِ سلسلہ و انسپکٹران بیت المال آمد یا امیر ضلع یا ان کے کسی نمائندہ کی زیرِ صدارت کروایا جائے۔ یہ یاد رہے کہ مربیان و معلمین اور انسپکٹران بیت المال آمد کو انتخابات عہدیداران کروانے کے سلسلہ میں ضروری ہدایات بھجوائی جا چکی ہیں۔

مرزا منصور احمد

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

درخواستِ دعا:- (۱) محترم حاجی فیض الحق خان صاحب آف کوئٹہ حال ۲۲۷ فرید ٹاؤن ساہیوال نے ایک مقدمہ کی اپیل سپریم کورٹ میں دائر کر رکھی ہے۔ ۱۶ر فروری کو اس کی سماعت متوقع ہے۔ تمام بزرگان سلسلہ و احبابِ جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواستِ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں کامیابی عطا فرمائے۔
محترم حاجی صاحب کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ (خورشید احمد)

(۲) میرے بھائی جان مکرم محمد اسمٰعیل میر صاحب آف کوئٹہ اور ان کے اکلوتے بیٹے ناصر احمد میر کو گذشتہ ماہ کراچی میں ایک حادثہ پیش آیا۔ بھائی جان کی کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ ان کے بیٹے کو بھی چوٹیں آئیں۔ تمام احمدی بھائی بہنیں دونوں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (صادقہ میر از گوجرانوالہ)

لازمی چندہ جات کی ادائیگی ایمان کا بنیادی و ابتدائی تقاضا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہا احبابِ جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ موجودہ دور مالی قربانی کا دور ہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے غلبۂ اسلام کے حسین ترین زمانہ کو مقدر کر رکھا ہے۔ پس مبارک ہیں وہ اصحاب جو اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کو قریب تر لانے کے لئے جدّ و جہد کرتے ہیں۔ اس مالی قربانی کے دور میں لازمی چندہ جات کی ادائیگی ایمان کا بنیادی تقاضا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:-

"لازمی چندے مختلف ادوار میں سے گذر کر کم سے کم ایمان کے معیار کو بتاتے ہیں ورنہ ... جو آگے نکلے انہوں نے دسویں حصے کی وصیت کر دی۔ جو اُن سے آگے نکلے انہوں نے نویں حصے کی وصیت کر دی۔ پھر آٹھویں کی۔ پھر ساتویں حصے کی۔ پھر چھٹے حصے کی۔ کسی نے ۱/۳ کی کر دی۔ اِس سے زیادہ کی وصیت تو اسلامی تعلیم کے مطابق کر نہیں سکتے۔ لیکن لازمی چندے تو کم از کم معیار ہیں اور لازمی چندے ہیں۔"

(اقتباس از خطبہ جمعہ ۸ر دسمبر ۱۹۷۲ء)

عہدیداران اصحاب کی خدمت میں درخواست ہے کہ از راہِ کرم نہایت تندہی کے ساتھ لازمی چندوں کی فراہمی کا انتظام فرماویں اور احباب کو محبت کے ساتھ یہ تلقین کریں کہ لازمی چندوں کی ادائیگی ایک فرض کے طور پر ہے اور اس سے عہدہ برآ ہونا ہر احمدی کے لئے لازمی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہو رہا ہے ۳۰ر اپریل سے قبل جملہ بقایا جات وصول ہو جانے چاہئیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

دُعائے مغفرت

بتاریخ ۵/۲/۷۴ بروز منگل بوقت صبح پونے نو بجے میرے حقیقی تایا محترم چوہدری محمد طفیل خان صاحب معلم وقفِ جدید (ابن محترم چوہدری محمد خان صاحب رضی اللہ عنہ نمبردار موضع گل جنیج ضلع گوجرانوالہ) اچانک بعارضہ قلب ۶۹ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم مخلص، دعاگو، خادمِ دین تھے۔ ۳۰ برس تک خدمتِ دین کی توفیق پانے اور بہشتی مقبرہ میں جگہ پانے کی شدید خواہش رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رحم و کرم سے دونوں خواہشیں پوری کر دیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ از راہِ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کے چاروں بچے عزیزم رانا بشیر یحییٰ خان صاحب منیجر یونائیٹڈ بنک اور عزیزم رانا محمد موسیٰ خان صاحب سب انسپکٹر ایکسائز اور دو لڑکیاں کراچی میں مقیم ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(چوہدری) خالد سیف اللہ خان
ٹیکنیکل آفیسر دفتر چیف انجینئر الیکٹرسٹی
واپڈا سرگودھا)

ھو الشافی
غلط علاج سے مایوس ہو کر اپنے
دانت مت نکلوائیے
پائیوریا (ماسخورہ) کے لئے
اینٹی پائیوریا ANTI PYORRHOEA. قیمت -/۱۰
کیریز (دانتوں کے گھن) کے لئے
اینٹی کیریز ANTI CARIES. قیمت -/۱۰
دانت درد کیلئے ٹوتھ کیور TOOTH CURE قیمت -/۳
کیور ویل میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی
ہیڈ آفس ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون نمبرز ۶۰۶/۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ریڈیو ٹیلیویژن کورس نیو کیمپس: انٹرویو ۱۳ر فروری کلاسیں ۱۶ر فروری